سورة النساء

آیات ١٥٦ - ١٦٢

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ
يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا
ۙ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

آیات 162 -156

رکوع ۲۲

- اہل کتاب (خصوصاً یہود پر) کو شدید تنبیہ
- ان کی نافرمانیوں اور سرکشیوں اور ان کے دیگر اجتماعی جرائم کے حوالے سے انہیں خطاب
- ان کا مریم علیہ السلام پر بہتان لگانا
- عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش
- عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کی حقیقت
- لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے، سود لینے، لوگوں کے مال ناحق کھانے جیسے جرائم کا تذکرہ
- ان میں قلیل تعداد میں حق کو پہچاننے والے اور ماننے والے بھی موجود ہیں جو اپنے رب کے ہاں ایمان لانے اور عمل صالح کی بدولت اجر کے مستحق ہوں گے

وَّ بِكُفۡرِهِمۡ وَ قَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ

وَّ بِكُفۡرِهِمۡ - اور ان کے کفر کے سبب سے

وَ قَوۡلِهِمۡ - اور ان کے کہنے سے

عَلٰى مَرۡيَمَ - مریمؑ پر

بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا - ایک عظیم بہتان

وَّ قَوۡلِهِمۡ - اور ان کے کہنے سے

اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ - کہ ہم نے قتل کیا مسیح (علیہ السلام) کو

مَسِيْح جس کے مسح کرنے سے بیمار شفا پائیں

عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ - جو عیسیٰ بن مریم ہیں

رَسُوۡلَ اللّٰهِ - جو اللہ کے رسول ہیں

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾

وَمَا قَتَلُوْهُ - اور انہوں نے قتل نہیں کیا ان کو

وَمَا صَلَبُوْهُ - اور نہ ہی انہوں نے سولی چڑھایا ان کو

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ - اور لیکن مشتبہ کیا گیا (معاملہ) ان کے لیے

وَاِنَّ الَّذِيْنَ - اور بیشک جن لوگوں نے

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ - اختلاف کیا اس میں

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ - یقیناً (وہ) شک میں ہیں اس سے

مَا لَهُمْ بِهٖ - ان کے لیے نہیں ہے ان کے ساتھ

مِنْ عِلْمٍ - کوئی علم

صَلَبَ يَصلُبُ ، صَلْبًا کسی شخص کو لٹکانا کہ وہ مر جائے

شَبَّهَ يُشَبِّهُ ، تَشْبِيْهًا شُبہ میں ڈالنا، مشابہت دینا، شبیہ بنانا (II)

بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۵۸﴾

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۔سوائے اس کے کہ پیروی کرنا گمان کی

وَ مَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۔ اور انہوں نے نہیں قتل کیا ان کو یقیناً

بَلۡ ۔ بلکہ

رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ۔ اٹھا لیا اللہ نے ان کو اپنی طرف

وَكَانَ اللّٰهُ ۔ اور اللہ ہے

عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ۔ بالادست حکمت والا

وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ﴿۱۵۶﴾ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ
اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

اور ان کے کفر کے سبب اور مریم پر ایک بہتان عظیم باندھنے کے سبب، اور خود کہا کہ ہم نے مسیح، عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں، ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے، محض گمان ہی کی پیروی ہے انہوں نے مسیح کو یقین کے ساتھ قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا، اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے

محمد اقبال

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ
اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾

And for their going so far in unbelief as uttering against Mary a mighty calumny,
and their saying: 'We slew the Messiah, Jesus, son of Mary', the Messenger of Allah - whereas in fact they had neither slain him nor crucified him but the matter was made dubious to them - and those who differed about it too were in a state of doubt! They have no definite knowledge of it, but merely follow conjecture; and they surely slew him not,
but Allah raised him to Himself. Allah is All-Mighty, All-Wise

محمد اقبال

وَّبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ ؕ

یہود پر فردِ جرم ... کا تسلسل

- یہود (بنی اسرائیل) پر اس فردِ جرم کی تفصیل تو سورہ البقرہ میں آئی ہے تاہم یہاں اس کا تذکرہ اور حوالہ دیا گیا ہے (ان کے چند نمایاں جرائم گنوا کر)
- گذشتہ چند آیات میں ... ان کے جن جرائم کا ذکر کیا گیا ان میں، تفریق بین رُسل، اللہ کے رسولوں سے بے جا مطالبے، بچھڑے کو معبود بنانا، نقضِ عہد ومیثاق، انبیاء علیہ السلام کا ناحق قتل شامل ہیں
- ان کے جرائم کے تذکرے کے درمیان کہیں کہیں، جملہ ٔ معترضہ کے طور پر اللہ تعالیٰ خود بھی تبصرہ فرمایا
- اب یہاں ان آیات میں ان جرائم کے تذکرے کا تسلسل
- حضرت مریم علیہ السلام پر بہتان کا تذکرہ (بہتان کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی) لیکن تاریخی اعتبار سے ہمیں معلوم ہے کہ یہود نے آپ پر (معاذاللہ) زنا کا بہتان لگایا —اس کا ذکر سورة آل عمران میں آ چکا ہے
- یہود کو یہ الزام سیدنا مسیح کے دور میں لگانے کی جرات نہیں ہوئی۔ یہ تمام تر بعد کی ایجادات میں سے ہے
- عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا معاملہ یہودی قوم میں ذرہ برابر بھی مشتبہ نہ تھا، آپ کی پیدائش پر جب لوگوں نے حضرت مریم پر اور بچے کے حوالے سے سخت سوال اٹھائے (يٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا -اے ہارون کی بہن ! نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی)

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

- تو اس وقت برپا ہونے والے معجزے نے لوگوں کے منہ بند کر دیے۔ عیسیٰ علیہ السلام (نو مولود ہوتے ہوئے) خود بول اٹھے کہ اللہ کے نبی ہیں (قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا میں اللہ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے)
- لوگوں کو یقین ہوگیا کہ اس بچے کی پیدائش بغیر باپ کے ایک غیر معمولی معجزہ ہے۔ یہ بچہ نہ صرف کہ پاکیزہ ہے اور اس کی ماں ہر طرح کے گناہ سے پاک ہے بلکہ یہ اللہ کی ایک غیر معمولی نشانی ہے جسے اللہ نے بچپن میں نبوت دی اور کتاب سے نوازا ہے اور اس کی ذات اور اس کی کتاب آگے چل کر دنیا کی ہدایت کا سامان بنے گی
- پھر تیس سال تک قوم یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کوئی الزام نہیں لگایا لیکن جیسے ہی انھوں نے اللہ کی طرف بلانا شروع کیا اور اپنی نبوت کی دعوت دینا شروع کی اور یہود کے احبار و رحبان کو ان کی غلطیوں پر ٹوکا اور ان کے علماء و فقہاء کو ان کی ریاکاریوں اور بداعمالیوں پر ملامت اور ان کی عوام و خواص سب کو اس اخلاقی زوال پر متنبہ کیا جس میں وہ مبتلا ہوگئے تھے تو تب قوم یہود نے اپنے بدنما داغوں کا علاج کرنے اور اپنی بداعمالیوں کی اصلاح کرنے کی بجائے شدید بہتان ترازی پر اتر آئے
- وہ طرح طرح کے گھٹیا حربوں اور ناپاک ہتھیاروں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مبارک پر حملہ آور ہوئے اور اس وقت انھوں نے آپ کی والدہ پر نعوذ باللہ زانیہ ہونے کا الزام لگایا اور آپ علیہ السلام کو معاذ اللہ ولد الزنا کہنے لگے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

- دوسرا اجرم جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے سینہ بجا کر یہ کہا کہ ہم نے مسیح (عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ) کو قتل کیا ہے۔ مفسرین کے اقوال کے مطابق یہ مسیح اور رسول اللہ کا لفظ ان کے نہیں ، بلکہ پروردگار کی جانب سے اضافہ ہے تاکہ ان کے جرم کی شناعت کو لوگوں کو سامنے پوری طرح نمایاں کردی جائے کہ یہ وہ بدترین قوم ہے جو مسیح ابن مریم کے قتل کا دعویٰ کرتی ہے جب کہ دل سے اس بات کو سمجھتی ہے کہ وہ مسیح بھی ہیں اور رسول اللہ بھی
- بگڑی ہوئی قوموں کے انداز واطوار ہوتے ہی کچھ عجیب ہیں۔ وہ اپنے درمیان کسی ایسے شخص کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے جو ان کی برائیوں پر انھیں ٹوکے اور ناجائز کاموں سے انھیں روکے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل یا صلیب دینے کی تردید

- قرآن کریم نے یہود کے اس دعوے (کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو قتل کیا ہے) کی صاف تردید فرمائی
- آپ کی موت کے چونکہ دو امکان ظاہر کیے جاتے تھے کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا گیا یا آپ کو قتل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں امکانات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ انھوں نے آپ کو صلیب دیا۔ بلکہ اصل حقیقت کیا ہے؟ اسے آگے چل کر بیان فرمایا کہ اللہ نے مسیح ابن مریم کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ اور یہ لوگ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔
- یہود کا دعویٰ کہ انہوں عیسیٰؑ کو مصلوب کیا جبکہ عیسائی اس انتہائی نادانی کے ساتھ ان کے اس دعوے کی تائید کرتے ہیں۔ اس کی وجہ؟

وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ وَ لٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ‏ ﴿۱۵۷﴾

- قرآن کریم نے یہود کے دعوے اور عیسائیوں کے مغالطے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ در حقیقت معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا۔اس اشتباہ کی اصل حقیقت کیا ہے؟ یقینی علم تو اللہ کے پاس ہے
- ہمارے مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہود حضرت مسیحؑ کے دھوکے میں کسی اور کو سولی پر چڑھا گئے اور حضرت مسیحؑ بچ نکلے۔ لیکن یہ شخص کون تھا؟ اور اس دھوکے کی صورت کیا ہوئی؟ اس کا تصریحی جواب نہ قرآن مجید میں ہے، نہ کسی صحیح حدیث میں۔
- لیکن برناباس کی انجیل میں اس واقعے کی پوری تفصیل موجود ہے جسکے مطابق جس شخص کو اس وقت وہاں مصلوب کیا گیا وہ یہودا اسخریوطی (Judas Iscariot) تھا اور وہ آپ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھا، چونکہ اس نے آپ علیہ السلام کو گرفتار کرایا، چنانچہ اس گستاخی کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس کی شکل حضرت مسیح علیہ السلام جیسی بنادی اور حضرت مسیحؑ کی جگہ وہ پکڑا گیا اور سولی چڑھا دیا گیا
- وَ اِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا... اختلاف کرنے والوں سے مراد عیسائی ہیں۔ ان میں مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے پر کوئی ایک متفق علیہ قول نہیں ہے بلکہ بیسیوں اقوال ہیں جن کی کثرت خود اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصل حقیقت ان کے لیے بھی مشتبہ ہی رہی

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ‏ ﴿۱۵۹﴾

وَاِنۡ - اور نہیں ہے

مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ - اہل کتاب میں کوئی

اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ - مگر یہ کہ وہ لازماً ایمان لائے گا ان (علیہ السلام) پر

قَبۡلَ مَوۡتِهٖ - ان کی موت سے پہلے

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ - اور قیامت کے دن

يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ - وہ ہوں گے ان پر

شَهِيۡدًا - گواہ

اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے۔

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ
عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ﴿۱۵۹﴾

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس کی موت سے پہلے اس پر
ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا

There are none among the People of the Book but will believe in him before his death, and he will be a witness against them on the Day of Resurrection.

محمد اقبال

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ‏ ﴿۱۵۹﴾

- " کوئی یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے "
- اس صورت میں مراد اس سے یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں دوبارہ تشریف لائیں گے، دجال سے آپ کا معرکہ ہوگا، دجال آپ کے ہاتھوں قتل ہوگا، یہودی یا تو ایمان لے آئیں گے یا قتل کردیے جائیں گے اور عیسائیوں پر چونکہ اصل معاملہ کھل جائے گا اس لیے وہ سب ایمان لے آئیں گے۔ پھر چند سال تک عیسیٰؑ دنیا میں زندہ رہیں گے اور آپ عادل حکمران کی طرح حکومت کریں گے۔ جب آپ کی طبعی موت کا وقت آئے گا تو اس سے پہلے پہلے کوئی یہودی یا عیسائی ایسا نہیں ہوگا جو آپ پر ایمان نہ لا چکا ہو اور اس وقت آپ پر ایمان لانے کا مطلب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی عیسیٰؑ کو اللہ کا نبی مانے گا وہ یقینا آپ ﷺ کو خاتم النبیین ﷺ بھی مانے گا۔
- دوسرے ترجمے کے حوالے سے آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "اہل کتاب میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جسے موت کے وقت رسالت مسیح کے بارے میں حقیقت سے آگاہ نہ کردیا جائے"
- اہل کتاب میں سے جس شخص کو بھی موت آئے گی اس وقت اس پر یہ حقیقت منکشف ہوجائے گی کہ میں جو کچھ حضرت مسیح کے بارے میں کہتا رہا ہوں وہ سب غلط تھا۔ وہ ایک پاک دامن عفیفہ کے بیٹے، اللہ کے نبی تھے، وہ اپنی ذات میں ایک انسان تھے، وہ نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے تھے، ان کی حیثیت صرف یہ تھی کہ وہ باقی رسولوں کی طرح ایک رسول تھے
- یہ حقیقت موت کے وقت ہر ایک پر کھول دی جائے گی، لیکن چونکہ موت کے وقت جب عالم برزخ کی چیزیں نظر آنے لگیں اور آنے والے حالات منکشف ہونے لگیں تو اس وقت کا ایمان معتبر نہیں ہوتا۔ اگرچہ اہل کتاب اصل حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے اور اس پر ایمان بھی لے آئیں گے، لیکن یہ ایمان ان کے کام نہیں آئے گا۔

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ۙ‏ ﴿۱۶۰﴾

فَبِظُلۡمٍ - پس ظلم کے سبب سے

مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا - ان میں سے جو یہودی ہوئے

هَادَ يَهُودُ ، هَوْدًا یہودی ہونا

حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ - ہم نے حرام کیں ان پر

طَيِّبٰتٍ - کچھ پاکیزہ چیزیں جو

اُحِلَّتۡ لَهُمۡ - (جو) حلال کی گئی تھیں

أَحَلَّ يُحِلُّ ، إحلالاً حلال کرنا (IV)

وَبِصَدِّهِمۡ - اور ان کے روکنے کے سبب سے

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا روکنا / رُکنا

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کے راستے سے

كَثِيۡرًا - بہت (لوگوں) کو

وَّ اَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَ اَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۶۱﴾

وَّ اَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا - اور ان کے سود لینے کے سبب

وَ قَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ - حالانکہ وہ روکے گئے اس سے

وَ اَكۡلِهِمۡ - اور ان کے کھانے کے سبب سے

اَمۡوَالَ النَّاسِ - لوگوں کے مال

بِالۡبَاطِلِ - باطل (طریقے) سے

وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ - اور ہم نے تیار کیا کافروں کے لیے

مِنۡهُمۡ - ان میں سے

عَذَابًا اَلِيۡمًا - ایک دردناک عذاب

اَخذ لینا، پکڑنا

نَهَی يَنهَى ، نَهْيًا روکنا، منع کرنا

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
كَثِيۡرًا ۙ‏ ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ‌ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا
لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا‏ ﴿۱۶۱﴾

غرض اِن یہودی بن جانے والوں کے اِسی ظالمانہ رویہ کی بنا پر، اور اس بنا پر کہ یہ بکثرت اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور سود لیتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں، ہم نے بہت سی وہ پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں، اور جو لوگ اِن میں سے کافر ہیں ان کے لیے ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے

Thus, We forbade them many clean things which had earlier been made lawful for them, for the wrong-doing of those who became Jews, for their barring many from the way of Allah. And for their taking interest which had been prohibited to them, and for their consuming the wealth of others wrongfully. And for the un believers among them We have prepared a painful chastisement

محمد اقبال

فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَیۡهِمۡ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَ بِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَثِیۡرًا ۙ﴿۱۶۰﴾

یہود کے جرائم کا مزید تذکرہ

- سابقہ آیت میں ان کے جرم پر اللہ تعالیٰ نے بطورِ جملہ معترضہ تبصرہ فرمایا اور اس کے بعد یہاں پھر وہی سلسلہ تقریر شروع ہوتا ہے جو اوپر سے چلا آرہا تھا۔
- یہود کے بارے میں فرمایا صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے کہ خود اللہ کے راستے سے منحرف ہیں، بلکہ اس قدر بے باک مجرم بن چکے ہیں کہ دنیا میں خدا کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لیے جو تحریک بھی اٹھتی ہے، اکثر اس کے پیچھے یہودی دماغ اور یہودی سرمایہ ہی کام کرتا نظر آتا ہے، اور راہ حق کی طرف بلانے کے لیے جو تحریک بھی شروع ہوتی ہے اکثر اس کے مقابلہ میں یہودی ہی سب سے بڑھ کر مزاحم بنتے ہیں، درآں حالانکہ یہ کم بخت کتاب اللہ کے حامل اور انبیاء کے وارث ہیں
- ان کا تازہ ترین جرم یہ اشتراکی تحریک ہے جسے یہودی دماغ نے اختراع کیا اور یہودی رہنمائی ہی نے پروان چڑھایا ہے۔ ان نام نہاد اہل کتاب کے نصیب میں یہ جرم بھی مقدر تھا کہ دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جو نظام زندگی اور نظام حکومت خدا کے صریح انکار پر، خدا سے کھلم کھلا دشمنی پر، خدا پرستی کو مٹا دینے کے علی الاعلان عزم و ارادہ پر تعمیر کیا گیا اس کے موجد و مخترع اور بانی و سربراہ کار موسیٰ علیہ السلام کے نام لیوا ہوں۔ اشتراکیت کے بعد زمانہ جدید میں گمراہی ایک دوسرا نظام زندگی جس نے عقل کے نام پر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی اور جس نے ہر سطح پر اخلاق کا انکار کیا اس گمراہی کا امام بھی فرائیڈ ایک یہودی تھا

وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ‌ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۶۱﴾

سود کا جرم

- ایک اور بہت بڑا جرم ان کا یہ بتایا گیا ہے کہ وہ سود لیتے تھے ، حالانکہ انھیں اس سے روکا گیا تھا۔ توراۃ میں سود کی ممانعت کے احکام آج تک موجود ہیں اور یہ آج بھی انکی شریعت میں حرام ہے
- لیکن انھوں نے اس حکم کا اپنا ایک من پسند مفہوم نکال لیا، جس کے مطابق یہودیوں کا آپس میں سود کا لین دین تو حرام ہے ، کوئی یہودی دوسرے یہودی سے سودی لین دین نہیں کر سکتا ، لیکن غیر یہودی سے سود لینا جائز ہے ، کیونکہ وہ ان کے نزدیک Gentiles اور Goyims ہیں ، انسان نما حیوان ہیں، جن سے فائدہ اٹھانا اور ان کا استحاصل کرنا ان کا حق ہے
- سورۃ آل عمران (آیت ۷۵) میں یہود کا یہ قول آ چکا ہے: (لَيۡسَ عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ‌ۚ) کہ ان امیین کے بارے میں ہم پر کوئی گرفت ہے ہی نہیں ، کوئی ذمہ داری ہے ہی نہیں۔ ہم جیسے چاہیں لوٹ مار کریں ، جس طرح چاہیں انھیں دھوکہ دیں ، ہم پر کوئی مواخذہ نہیں۔ لہٰذا سود کھانے میں ان کے ہاں عمومی طور پر کوئی قباحت نہیں ہے۔
- اس آیت میں تیسرا جرم ان کا یہ بیان فرمایا گیا کہ وہ لوگوں کے مال ناجائز طریقے سے ہضم کر جاتے تھے۔ توراۃ میں سود ، رشوت ، خیانت وغیرہ آمدنی کے جن ذریعوں کو حرام قرار دیا گیا تھا انہی کو اختیار کر کے وہ دنیا کے ذرائع پر بہت حد تک قابض ہو چکے ہیں۔
- ان کے یہ جرائم ہیں جس کی وجہ سے اللہ نے ان پر بہت ساری حلال نعمتیں حرام کر دیں۔ یہاں اگرچہ ان نعمتوں کا ذکر نہیں فرمایا گیا لیکن سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۶ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ - لیکن جم جانے والے (پختہ)

فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ - علم میں ان میں سے

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ - اور ایمان لانے والے

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ - جو ایمان لاتے ہیں اس پر

اُنْزِلَ اِلَيْكَ - جو اتارا کیا آپ کی طرف

وَ مَآ اُنْزِلَ - اور جو اتارا گیا

مِنْ قَبْلِكَ - آپ سے پہلے

وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ - اور قائم رکھنے والے نماز کے

رسَخَ يرسَخُ و يرسُخُ ، رُسوخًا
ثابت قدم / پختہ ہونا

رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْم قرآن کی ایک اصطلاح (نیک، باعمل اور صالح علماء)

وَ الۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ اُولٰٓـئِكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

وَ الۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ - اور پہنچانے والے زکوۃ کو

وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ - اور ایمان لانے والے اللہ پر

وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ - اور آخری دن پر

اُولٰٓـئِكَ - یہ لوگ ہیں (جن کو)

سَنُؤۡتِيۡهِمۡ - عنقریب ہم دیں گے

اَجۡرًا عَظِيۡمًا - اجر عظیم

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ
سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۠ ﴿۱۶۲﴾

مگر ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں اور ایماندار ہیں وہ سب اُس تعلیم
پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی
گئی تھی اِس طرح کے ایمان لانے والے اور نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرنے والے
اور اللہ اور روز آخر پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجر عظیم عطا
کریں گے

Those among them who are firmly rooted in knowledge and the believers, such do believe in what has been revealed to you and what was revealed before you.203 (Those who truly believe) establish the Prayer and pay Zakah, those who firmly believe in Allah and in the Last Day, to them We shall indeed pay a great reward.

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

قرآن کریم کی تنقید میں عدل

- آیت 153 سے لے کر موجودہ آیت تک اہل کتاب بالخصوص یہودیوں کی بہانہ تراشیوں اور گھٹیا اوصاف کو بیان کیا ہے لیکن اس آیت میں کلمہ " لکن " کے ذریعے حقیقی مومنین اور گہری فکر کے حامل علماء کو مستثنی کر دیا ہے
- یہودیوں کے درمیان کچھ گہری نظر رکھنے والے اور حقیقی مومنین موجود تھے جن کا یہاں تذکرہ ہوا ہے
- لوگ کتب آسمانی کی حقیقی تعلیم سے واقف ہیں اور ہر قسم کے تعصب، جاہلانہ ضد، آبائی تقلید اور نفس کی بندگی سے آزاد ہو کر اس امر حق کو سچے دل سے مانتے ہیں جس کا ثبوت آسمانی کتابوں سے ملتا ہے، ان کی روش کافرو ظالم یہودیوں کی عام روش سے بالکل مختلف ہے۔ (حضرت عبداللہ بن سلامؓ جیسے افراد)
- قرآن کریم اپنے احکام اور حکمتوں کے بیان میں عدل واحسان کا ایک نادر و اعلیٰ نمونہ ہے، گذشتہ آیات میں یہود پر ہم نے ایک سخت تنقید پڑھی اور ان کی انفرادی اور قومی گمراہیوں اور بداعمالیوں کو بھی تفصیل سے دیکھا لیکن قرآن نے ان میں موجود ان لوگوں کا تذکرہ اچھے الفاظ میں کیا جو صاحب ایمان اور سلیم الفطرت لوگ تھے جنھوں نے اپنے آپ کو یہود کے عام بگاڑ سے محفوظ رکھا ہوا تھا وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور سابقہ آسمانی کتابوں پر بھی ایمان رکھتے تھے
- ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس راندۂ درگاہ قوم کے افراد ہونے کے باوجود اپنے ایمان و عمل سے اس قابل ہوگئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اجر عظیم سے نوازیں گے

آیات 162 -156

رکوع ۲۲

- اہل کتاب (خصوصاً یہود پر) کو شدید تنبیہ
- ان کی نافرمانیوں اور سرکشیوں اور ان کے دیگر اجتماعی جرائم کے حوالے سے انہیں خطاب
- ان کا مریم علیہ السلام پر بہتان لگانا
- عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش
- عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کی حقیقت
- لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے، سود لینے، لوگوں کے مال ناحق کھانے جیسے جرائم کا تذکرہ
- ان میں قلیل تعداد میں حق کو پہچاننے والے اور ماننے والے بھی موجود ہیں جو اپنے رب کے ہاں ایمان لانے اور عمل صالح کی بدولت اجر کے مستحق ہوں گے